وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم
الحمد للہ کہ رسالہ نکاح بزبان اردو سلیس از تصنیفات عالم جلیل مستجمع جمیع فضائل آیۃ
مقدس انساب جناب مولوی حاجی الحرمین زائر ائمۃ کونین مولانا السید ولایت علی صاحب مرحوم
موسوم بہ
عقد المتعاقدین
لکھنؤ وزیر گنج
مزین بدستخط جناب مجتہد العصر والزمان قبلہ و کعبہ حضرت
ممتاز العلماء جناب سید محمد تقی صاحب طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ است
در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

نقل دستخط

جناب قبلہ و کعبہ عمدۃ المجتہدین العظام و اسوۃ المتفقہین الکرام فقیہ اہل بیت علیہم السلام مولانا و مقتدانا سیدنا السید محمد تقی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی یہ رسالہ نافعہ تالیف فضائل مآب تقدس ایاب لامعی اللوذعی حاج سید ولایت علی حرسہ اللہ و ابقاہ و رزقہ ما یتمناہ اول سی آخر تک نظر قاصر سے گذرا مسائل مندرجہ اوسکی موافق فتوی کے ہیں حقتعالی سب مومنین کو اس رسالہ سی منتفع کری اور مصنف کو اور اس فقیر کو اجر جزیل کرامت فرمائے و اللہ سبحانہ ہو الموفق الجواد الکریم

نمقہ العبد المذنب محمد تقی بن الحسین بن علی المشتہر بالسید دلدار علی عفا اللہ عنہم یوم السبت السابع والعشرین من شہر شعبان سنہ ۱۳۰۰ ہجری

لا الہ الا اللہ
علی
عبدہ محمد تقی بن الحسین بن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الزواج سببا للنظام و الصلوٰۃ علی اشرف الانام محمد و عترتہ الکرام اما بعد عرض کرتا ہی بندہ گنہگار ولایت علی بن مرحوم سید فرزند علی عفا اللہ عنہما غازیپوری سکنا اور کامونپوری موطنا اور حایری مدفنا انشاء اللہ تعالی کہ یہ رسالہ مختصر موسومہ بعقد المتعاقدین متضمن ہی بعضے آداب و احکام جمیع نکاح دایم اور منقطع اور تحلیل جاریہ مین کہ جمع کیا اس نے ہم نی کلمات اور عبارات فقہا اعلی اللہ مقامہم سے اور بلاخطہ مین سرکار شریعت مدار اشرف الفضلاء المتفقہین ممتاز العلماء الکاملین خیر المجتہدین مولی المومنین جناب سید محمد تقی مد اللہ ظلہ العالی کی گذرانا اور اوس جناب نے بعد ملاحظہ تجویز عمل او سپر فرمائی او مشتمل ہی مقدمہ اور دو باب اور خاتمہ پر مقدمہ اسمین چند فصلین ہین فصل پہلی فضیلت نکاح مین جان کہ فضیلت نکاح مین بہت حدیثین وارد ہین اس رسالہ مین

اونکی ذکر کی گنجائش نہین ہے نابنظر حال اختصار رسالہ دو حدیثون پر کفایت کی جاتی ہی منقول ہی کہ دو رکعت نماز کہ کتخدا کرے بہتر ہے ستر رکعت نماز سے کہ بے زن کری دوسری حدیث مین ہے کہ بدترین مردان مسلمانان وہ شخص ہین کہ غرب مری ہون

فصل دوسری عورتون کے اوصاف اور احکام خواستگاری

مرد بے زن

مین جان کہ اختیار کرنا چاہیے عورتونسے اوسکو کہ خوش رو اور کم مہر اور خوش خلق اور گندم گون اور بزرگ سرین اور کشادہ چشم اور میانہ قد اور صاحب دین اور نجیب الطرفین اور کنواری جنتی والے اور معین شوہر اور بعض بلاغ سکے ستر اور باکرہ ہو اور اجتناب کرنا چاہیے زنان عقیم اور بے جمال اور احمق اور دیوانہ اور زینت اور حاسد اور بدخلق اور سیاہ اور بلند آواز باتونمین اور دخل کرنیوالی کامو مین مرد کے اور طعن کرنیوالی اور عیب ڈھونڈ ہنے والی سی کہ بہت چیز کو کم سمجھے اور کم کو قبو اور اوس عورت سے کہ جینے اوس مرد کو جنا یا ہو اور تربیت کی ہو اور مخصوص جمال اور مال طالب ہونا چاہیے حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جو شخص کے عورت کو چاہتا ہی حسن جمال اور مال کے واسطے دونون سے محروم رہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ عورت بمنزلہ قلادہ کے ہی کہ اپنی گردن پر ڈالتا ہی تو پس دیکہہ کہ کیسا قلادہ واسطے اپنی لیتا ہی تو اور فرمایا کہ صالحہ اور غیر صالحہ کوئی قیمت نہین رکہتی زن صالحہ طلا اور نقرہ قیمت اوسکی نہین ہے بلکہ وہ بہتر ہی طلا اور نقرہ سے اور زن غیر صالحہ ساتہہ خاک کے بہی نہین رکہتی بلکہ خاک بہتر اوس سے ہے اور مخفی نرہی کہ بنا بر مذہب بعض علماے محققین کے حرام ہی

عقد زن مؤمنہ مرد سنی سے اور محل اس محل پر لازم جانین اور حرام ہے نکاح کرنا وکیل
زن کا اپنی سے ہرگاہ اوسی وکیل کیا ہو اور کسی سے نکاح کر دینے کیواسطے اور زن مسلمانکا
کافر سے اور مرد مسلمان کا زن کافرہ سے اور حالت احرام مین اور بعضے علما حرام اور
بعضے مکروہ جانتے ہین خواستگاری کرنی اوس عورت کی کہ جسکی کسی دوسرے نے خواستگاری
کی ہے اور عورت نے اوسکو قبول کیا ہی اور اسیطرح سے قبول حرمت اور کراہت
دونوہین نکاح مین زن فاحشہ کے اگر توبہ ظاہر نہ کی ہو اور نکاح مین اوس عورت کے
کہ جسنے کسی مرد کو جنایا ہی اور تربیت کی ہی اوس مرد کی ساتھہ اور جائز ہی دیکھنا مونھہ
اور ہاتھونکا اوس عورت کے کہ جسکے ارادہ نکاح کا رکھتا ہی اور استادہ اور نشستہ بھی
دیکھنا اوسکا جائز ہی اور کتاب کافی مین منقول ہی کہ جب کوئی قصد عورت کی خواستگاری
کا کرے تو چاہیئے کہ دو رکعت نماز کرے اور بعد اوسکے حمد خدا بجا لاوے بعد اوسکے کہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِیْ مِنَ النِّسَاۤءِ اَعَفَّهُنَّ فَرْجًا
وَاَحْفَظَهُنَّ لِیْ فِیْ نَفْسِهَا وَفِیْ مَالِیْ وَاَوْسَعَهُنَّ رِزْقًا وَ
اَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَقَدِّرْ لِیْ وَلَدًا طَيِّبًا تَجْعَلُهٗ خَلَفًا صَالِحًا فِیْ
حَيٰوتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ اور روز جمعہ خواستگاری کے واسطے مبارک ہی

فصل تیسری

ایام سعد اور نحس مین واسطے نکاح کے جان کہ سنت ہے کہ عقد شب کو واقع ہو اور شب
جمعہ مبارک ہی اور مکروہ ہی عقد کرنا تین روز آخر ماہ مین اور جن دنون مین کہ آفتاب عقرب مین
ہو اور وقت گرمی روز مین اور خوب نہین ہی روز نحس و تاریخ نحس اور ہر مہینہ کے

چبیسوین اور کسی معصوم کی تاریخ وفات اور مصیبت مین اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے
کہ کراہیت نکاح کی درمیان عید فطر اور عید اضحی کی بے اصل ہی اور بعض روایت سے کراہیت
معلوم ہوتی ہی اگر خصوص شوال کو ترک کرین تو بہتر ہی اور ظاہر اہتر ہونا ترک عقد کا
ماہ شوال مین ثابت نہین ہے بلکہ احتمال رجحان منظر ہی ہی اور ایک حدیث معتبر مین منقول ہے
کہ عقد کرنا ماہ شوال مین خوب ہے **فصل چوتھی** مجلس شادی مین جان کہ سنت ہی
جانا مجلس شادی مین اور کہانا اوس مجلس کے طعام کا اگر طلب کرین لیکن اگر
مجلس مین افعال حرام ہون مثل غنا اور رقص کے تو وہان جاکے شریک ہونا حرام ہی مگر
اگر ایسا شخص ہو کہ منع کر سکے یا یہہ کہ اوسکے خاطر سے افعال حرام کو موقوف کرین تو
حرام نہین ہے اور اگر نادانستہ جائے پس اگر قدرت رکہتا ہی تو واجب ہے کہ اوٹھہ جا اور اگر
جانا وہانسے ممکن نہو تو بیٹہے رہنے مین وہانکی گناہ نہین ہے مگر اپنے تئین فعل حرام سی مثل
استماع غنا اور نظر کرنیسے رقص پر باز رکہے اور علما نے گانا گانے والی عورت کا
شادی مین واسطے عورتونکے اوس مجلس مین کہ خالی ہو مردونسے اور آلات لہو
اور کلمات باطل اور دروغ کے ساتہہ نہو حرمت سی مستثنی کیا ہی لیکن احوط یہہ ہے
کہ ترجیع یعنے پہنس نغمہ پر مستعمل نہو اور لوٹنا اوس چیز کا کہ شادی مین نثار کرین
اگر مالک راضی نہین ہی تو جایز نہین اور بدون طلب کے واسطے کہانیکے جانا
مجلس مین بقول بعضے علما حرام ہی اور بعضے مکروہ جانتے ہین اور بعد عقد نکاح
کہ مرد کو طعام ولیمہ دینا ایک روز یا دو روز سنت ہے اور کہانے والے فقیر

فقرای مومنین ہون اور اگر بعضے مفلس اور بعضے مالدار ہون تو مضایقہ نہین ہے
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ ولیمہ روز اول لازم ہی اور روز
دوم نیک ہی اور روز سیوم ریا اور سمعہ ہی اور اون حضرت سے منقول ہے کہ ولیما اور
مہمانی سنت پانچ چیز و نمین ہے عروسی مین اور پیدا ہونمین لڑکی کے اور ختنہ کرنے
مین فرزند نرینہ کے اور نئے مکان کے خرید کرنے مین اور جسوقت کہ سفر مکہ معظمہ کر
اپنے گہرمین پہرے **باب پہلا** احکام نکاح دایم مین جان کہ عقد دایم لفظ
انکحت اور زوجت دونو نسے جسکو کہے واقع کرسکتا ہی لیکن دونون لفظو نسے
اجرہی صیغہ اولی ہے اور لفظ نکاح اور تزویج موافق مشہور کے متعدی بطرف
مفعول ثانی کلمہ من کے ساتھ ہوتا ہی لیکن قرآن مجید اور لغت مین متعدی بنفس بے توسط
حرف جار کے وارد ہے اور قرآن مین لفظ تزویج متعدی با کے ساتھ بہی آیا ہی کمال
رعایت احتیاط ایہہ ہے کہ ان سب صیغون سی اجرا صیغہ کرے اگرچہ اقوی یہہ ہے کہ تعدیہ بنفسہ
یعنے بیواسطہ حرف بلا دغدغہ کافی ہے اور اسیطرح تعدیہ تزویج با کافی ہے اور
کچہہ اشکال اسمین نہین ہی اور بعد لفظ انکحتُ یا زوّجتُ کے موافق ترتیب الفاظ
آیات قرآن کے ذکر مرد کا مقدم ہی عورت کے ذکر پر اور اقوی جواز دونون صورت
کا ہی اور ظاہر اکثر احادیث اور قول اکثر علما اور اقوی یہہ ہے کہ عورت بالغہ
عاقلہ رشیدہ کی رضا کافی ہے اگرچہ اولی یہہ ہے کہ عورت اور ولی دونون کے رضا سے
عقد واقع ہو اور مخفی نہ رہی کہ عقد نکاح بلکہ اور عقود مثل بیع اور اجارہ مین ضرور ہی

وقوع ایجاب اور قبول ساتہ لفظ ماضی کے اور احوط تقدیم ایجاب کے ہی قبول پر اور عقد
مین عربی مین ہو خواہ غیر عربی مین اور بہتر ہی کہ تا امکان عربی مین ہو لیکن عقد نکاح
اور متعہ مین زیادہ احتیاط ہے کہ صیغہ عربی مین ہو اگر ممکن ہو اور جائز ہی بغیر عربی حالت
عذر مین اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ اگر ایک شخص عربی جانتا ہو تو وہ صیغہ جاری کری اور
دوسرے شخص کو کہ عربی نہین جانتا ہی عبارت صیغہ تعلیم کری یا وہ وکیل کری دوسری کو
کہ وہ عربی جانتا ہو تا عربی مین اجرا صیغہ کرین اور ضرور ہی فورا کہنا صیغہ قبول کا
اسطرح سے کہ کوئی کلام دوسرا ایجاب اور قبول کے درمیان نہ آوی اور نہ سکوت طویل ہو
لیکن تنفس در سرفہ اور مانند انہونکی مضائقہ نہین ہے اور قبل تمام ہونے صیغہ ایجاب کے صیغہ
قبول کا کہنا شروع نہ کری اور ضرور ہی صیغہ مین قصد انشا باینمعنی کہ تلفظ سی صیغہ
انکحت کی عقد واقع ہو جاتا ہے اور اگر مراد یہ ہو کہ خبر دیتا ہون وس نکاح سی کہ واقع
ہوا ہے زمان ماضی مین یعنی قبل اس کلام کے نکاح واقع کیا ہی مینی اور اس کلام سے
خبر دیتا ہو نہین تو یہ اخبار ہوگا نہ انشا اور اسے نکاح واقع نہوگا بلکہ باطل ہی اور
ضرور ہی کہ جو شخص وکیل ہو عربی جانتا ہو اسطرح سے کہ اعراب و مد اور مخارج حروف
کو بطور صحیح ادا کری اور الفاظ کو غلط نہ کہی اور اگر ایک حرف کو صیغہ سی عمداً یا سہواً
غلط کہی کہ تغیر مین واقع ہو تو عقد باطل ہی اور چاہیے کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور
مجنون اور سفیہ اور محرم نہو اور جو لفظ کہ دلالت کری وکیل معین کرنے پہ کافی
ہی خواہ کہی تجھکو وکیل مقرر کیا مینے خواہ کہی تو وکیل ہمارا ہی خواہ مانند ان الفاظ

الفاظ کی اور عربی ہونا ان الفاظ کا ضرور نہیں ہے اور وکیل کو صیغہ قبول کرنے
وکالت کا کہنا لازم نہیں ہے فعل کافی ہے اور ضرور نہیں تعیین مقدار مہر کے عقد دائم
مین لیکن مستحب ہے اور اگر تعیین نہ کرین تو مہر مثل قرار پاویگا اور اگر وقت اجرا صیغہ
مہر معین کرین اور مختلف قسم کی سکہ رائج ہون تو تعیین سکہ کے بہی کرین اور وکیل ہونیکے
وقت اور وقت نکاح حضوری گواہونکی لازم نہیں ہے اور واضح ہو جو تین ہند کی
خصوصًا دیہات کی کہ بسبب فرط شرم کی تعیین وکیل مین اقرار نہ بانسے نہیں کرتی
ہین سکوت اونکا کافی ہوگا اگر باکرہ ہون اور اگر علم نہو یا معلوم ہو کہ باکرہ نہیں تو
صیغہ فضولی بدون وکالت ہو سکتا ہے پس اگر بعد اجرا صیغہ رضا واقع ہو اور عورت اور مرد
کو حال جاری ہونے صیغہ فضولی کا معلوم ہو تو یہہ صیغہ کافی ہوگا اور در صورت عدم رضا
فضول ہوگا اور مستحب ہے کہ قبل پڑہنے صیغہ کے خطبہ پڑہین اور اول الحمد للہ کہنا کافی ہے
اور خطبہ نکاح کے بہت ہین از انجملہ ایک یہہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصًا بِوَحْدَانِیَّتِہٖ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَاءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ
اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ
اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی
مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَکُوْنُوْا
فُقَرَاءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ جان کہ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ **صورت آٹھوین**
قبول کیا مینے تزویج کے تیئن واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے + وکیل عورت کا کہے
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ + وکیل مرد کا کہے
تزویج مین دیا مینے موکلا اپنی کو موکل تیرے کو اوپر مہر معلوم کے + قَبِلْتُ
التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ + قبول کیا مینے
تزویج کے تیئن واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے + **صورت نوین**
وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی
الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ + نکاح اور تزویج مین دیا مینے موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو اوپر
مہر معلوم کے + وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ
لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ + قبول کیا مینے نکاح اور تزویج کے تیئن
واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے + **صیغہ فضولی**
بدون وکالت عورت کی طرف سی کہے اَنْکَحْتُ زَیْنَبَ مَثَلاً مُحَمَّدًا
مَثَلاً عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ + نکاح مین دیا مینے زینب کو مثلا محمد کو
مثلا اوپر مہر معلوم کے
مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُحَمَّدٍ
مَثَلاً عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
قبول کیا مینے نکاح کو تیئن واسطے محمد
مثلا اوپر مہر معلوم کے
خواہ عورت کیطرف سے کہے
زَوَّجْتُ خَیْرَ النِّسَاءِ مُحَمَّدَ حُسَیْنَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
تزویج مین دیا مینے خیر النساء کو محمد حسین کو اوپر مہر معلوم کے

مرد کیطرف سے کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُحَمَّدْ حُسَیْنَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ + قبول کیا مینے تزویج کو واسطے محمد حسین کے اوپر مہر معلوم کے

دوسری شق یہہ ہے کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کرین پہلے عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ نَفْسِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ + نکاح مین دیا مینے ذات اپنی کو ذات تیری سے اوپر مہر معلوم کے +

تیسری شق یہہ ہے کہ وکیل عورت کا مرد کے ساتھہ صیغہ پڑھے وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ + نکاح مین دیا مینے موکلہ اپنے کو تجھکو اوپر مہر معلوم کے + مرد کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ قبول کیا مینے نکاح کے تئین واسطے ذات اپنی کے اوپر مہر معلوم کے

چوتھی شق یہہ ہے کہ عورت اور مرد دونون نابالغ ہون اور باون ولی عقد واقع ہو وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مِنَ ابْنِ مُوَکِّلِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ + نکاح مین دیا مینے بیٹی موکل اپنی کو بیٹے موکل تیری کو اوپر مہر معلوم کے + وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ قبول کیا مینے نکاح کو واسطے بیٹے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے

پانچوین شق یہہ ہے کہ عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے

اَنکحتُ بِنتَ مُوَکِّلِی مُوَکِّلَکَ عَلَی المَھرِ المَعلُومِ

نکاح مین دیا مینے بیٹی اپنی کو موکل تیرے کو اوپر مہر معلوم کے

وکیل مرد کا کہے قَبِلتُ النِّکاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَھرِ المَعلُومِ

قبول کیا مینے نکاح کو واسطے موکل اپنے کے اوپر مہر معلوم کے

چھٹی شق یہ ہے کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو وکیل عورت کا مرد کی ولی کے وکیل سے کہے اَنکحتُ مُوَکِّلَتِی مِنَ ابنِ مُوَکِّلِکَ عَلَی المَھرِ المَعلُومِ نکاح مین دیا مینے موکلہ اپنی کو بیٹی موکل تیرے کو اوپر مہر معلوم کے + وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلتُ النِّکاحَ لِابنِ مُوَکِّلِی عَلَی المَھرِ المَعلُومِ + قبول کیا مینے نکاح کو واسطے بیٹے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے **ساتوین شق** یہ ہے کہ اگر کسی مقام مین دو شخص صیغہ پڑہنیوالے ممکن نہون تو ایک شخص دونونکا وکیل ہو پہلی بوکالت عورت کے کہے اَنکحتُ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلِی عَلَی المَھرِ المَعلُومِ + نکاح مین دیا مینے موکلہ اپنی کو موکل اپنی کو اوپر مہر معلوم کے + پہر وہی شخص بوکالت مرد کے بلا فاصلہ کہے قَبِلتُ النِّکاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَھرِ المَعلُومِ

قبول کیا مینے نکاح کے تئین واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے + اور سب سورتون کی صیغون مین تنہا لفظ قبلت کہنا اور بجائے علی المہر المعلوم علی الصداق

الصداق المعلوم کہنا جائز ہے **باب دوسرا** متعہ اور تحلیل جاریہ مین جان فضیلت متعہ مین احادیث کثرت سے وارد ہین یہہ سالہ اونکی ذکر کی گنجایش نہین رکہتا حدیث طولانی ہین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص متعہ عمر مین اپنی ایکدفعہ کرے وہ اہل بہشت سے ہے دوسری حدیث طویل مین ہے کہ اللہ تعالے نے قسم کہائی ہے اپنے ذات کی کہ عذاب نہ کرے اوس مرد کو کہ متعہ کرے اور اوس عورت کو کہ متعہ کیا ہو **لیکن احکام متعہ** پس جان کہ شرط ہے اسمین تعیین مدت اور مہر اور ایجاب اور قبول اور عورت کا مسلمان یا اون لوگونسے ہونا کہ جنپر شرک ہونیکا اطلاق نہو سکے اور عورت مجوسیہ مین اختلاف ہے اور حرام ہے عورت بت پرست اور دشمن اہلبیت سے اور اگر اہل کتاب سے ہے باوصف شرط مذکور متعہ کرے تو منع کرے اوسکو شراب اور گوشت خوک اور باقی محرمات سے اور متعہ جائز نہین ہے لونڈی سے اگر زوجہ منکوحہ یا متمتع بہا آزاد رکہتا ہے مگر باذن زوجہ جائز ہے اور اسیطرح سے جائز نہین ہے زوجہ کی بہائی یا بہن کے بیٹی سے مگر باجازت زوجہ کے اور سنت ہے مومنہ عفیفہ سے اور احتمال کراہت ہے متعہ کرنے باکرہ سے بے اجازت اوسکے باپ کی اور فاحشہ سے اور صحیح ہے متعہ جس مہر پر کہ عورت اور مرد راضی ہون کم ہو خواہ زیادہ اس شرط سے کہ مہر کچھہ مالیت رکہتا ہو اگرچہ ایک کف دست آرد گندم ہو اور جب عقد متعہ واقع ہو اور زن طلب کرے مہر کو تو بنابر مشہور مرد پر لازم ہے کہ تمام مہر کو ادا کرے اور اگر قبل دخول کی مدت کو مرد بخشدے تو اوس صورت

مین تمام مہر دینا احوط بلکہ لازم ہی اور اگر دخول کری اور سپر لازم ہی اتفاقاً کہ تمام مہر
ادا کری بشرطیکہ تمام مدتمین عورت امتناع تمتع سے نہ کری والا بقدر مدت امتناع کی
اجرت سے کم کرسکتا ہی اور جائز ہی بجا متعت کی کہنا انکحت یا زوجت کا کہنا
ساتھہ قید مدت کے اور اجرا صیغہ متعہ کی بہی صورتین بہت ہین لیکن بعض صورتین
مذکور ہوتے ہین انجملہ **پہلی صورت** یہہ ہے کہ دکیل عورت کا مرد کے وکیل کے ساتھہ صیغہ
مقصد الشار جاری کرے اور اس صورت کو کئی قسمون سے پڑہنا جائز ہی کہ ذکر سبکا
موجب طول ہے اونمین سے **پہلی قسم** یہہ ہے پہلے وکیل عورت کا کہے

مَتَّعۡتُ نَفۡسَ مُوَكِّلَتِيۡ مِنۡ مُوَكِّلِكَ فِي الۡمُدَّةِ
متعہ مین یا منیے ذات موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو بیچ مدت

الۡمَعۡلُوۡمَةِ بِالۡمَبۡلَغِ الۡمَعۡلُوۡمِ وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے
معلوم کے مبلغ معلوم پر قَبِلۡتُ الۡمُتۡعَةَ لِمُوَكِّلِيۡ
بِالۡمَبۡلَغِ الۡمَعۡلُوۡمِ + قبول کیا مینے متعہ کو واسطے موکل اپنی کے
بمبلغ معلوم پر + **دوسری صورت** یہہ ہے کہ
وکیل عورت کا مرد سے صیغہ جاری کرے وکیل عورت کا کہے
مَتَّعۡتُ مُوَكِّلَتِيۡ فِي الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَى الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ
متعہ مین دیا مینے تجکو موکلہ اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے اوپر مہر معلوم کے + مرد کہے
قَبِلۡتُ الۡمُتۡعَةَ لِنَفۡسِيۡ عَلَى الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ + **تیسری صورت**
قبول کیا مینے متعہ کو واسطے ذات اپنی کے اوپر مہر معلوم کے

یہ ہی کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کرین عورت کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ + متعہ مین دیا مینے تجہے ذات اپنی کو مدت معلومہ مین مبلغ معلوم پر + مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ + قبول کیا مینے متعہ کے تئین واسطے ذات اپنی کے معلومہ مین مبلغ معلوم پر **چوتھی صورت** یہ ہے کہ اگر دو شخص ممکن نہین ہین کہ آپ اجراء صیغہ کرین تو ایک غیر شخص کافی ہی پس وہ شخص غیر عورت کے طرف سے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ متعہ مین دیا مینے ذات موکلہ اپنی کو موکل اپنی کو بیچ مدت معلوم کے اور پر مہر معلوم کے بعد اوسکے وہ شخص غیر بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ قبول کیا مینے متعہ کے تئین واسطے موکل اپنی کے اوپر مہر معلوم کے اور تنہا قبلت کہنا بہی کفایت کرتا ہی **لیکن صیغہ تحلیل** پس جان کہ احوط یہ ہے کہ جاریہ کی حلال کرنے مین کسی دوسری شخص پر تعیین مدت کی کرے اگرچہ شرط نہونا اسکا قوت سے خالی نہین ہے جسطرح سی اقوی شرط نہونا مہر کا ہی پس آقا جاریہ بعد تعیین مدت کے احوط ہی کہ کہے اَحْلَلْتُ لَكَ وَطْيَ جَارِيَتِي الْمَعْهُودَةِ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ حلال کیا مینے واسطے تیرے دخول کرنا لونڈی اپنی معلومہ کا بیچ مدت معلوم کے + پس شخص قبول کرنیوالا بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ التَّحْلِيلَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ قبول کیا مینے حلال بیچ مدت معلوم کے اور محض لفظ قبلت کہنا

بھی کافی ہی اور اگر وکیل ایجاب کرے پس بجای جاریتی کے جارِیَتَہٗ مُوَکِّلی کہے
لونڈی اپنی کے لونڈی موکل اپنی کے
اور اگر قبول کرنیوالا ہی وکیل قرار دی تو وکیل آقای جاریہ ایجاب مین بجای لک لِمُوَکِّلِکَ
کہی اور اگر چاہی کہ تحلیل کریں نظر یا لمس یا بوسہ یا مانند اونہو نکی تو کہی اَحْلَلْتُ لَکَ النَّظَرَ
اِلیٰ بَدَنِ جَارِیَتِی الْمَعْلُوْمَۃِ اَوْ لَمْسِھَا اَوْ تَقْبِیْلِھَا — حلال کیا مینے واسطے تیرے
دیکھنا طرف بدن لونڈی اپنی معلومہ کے یا چہونا اوسکا یا چومنا اوسکا پس قبول کرنیوالا کہی قَبِلْتُ
قبول کیا مینے

خاتمہ دو فائدون مین فائدہ پہلا خانہ شوہر مین عروس کی داخل

ہونے اور زفاف اور جماع کے آداب مین جان کہ کتاب کافی مین شیخ
کلینی علیہ الرحمہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب عورت کو
گہر مین لاوے تو کہہ کہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑہی اور تو بہی وضو کر اور دو رکعت
نماز پڑہ اور جب فارغ ہو بعد حمد خدا اور صلوات بہیجے محمد اور آل محمد صلوات اللہ علیہم کہی
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اِلْفَھَا وَوُدَّھَا وَرِضَاھَا وَارْضِنِیْ بِھَا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا
بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَاَنِیْسِ ائْتِلَافٍ فَاِنَّکَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَتُکْرِہُ
الْحَرَامَ اور منقول ہی کہ ہاتھ عورت کے پیشانی پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ عَلیٰ کِتَابِکَ
تَزَوَّجْتُھَا وَفِیْ اَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا وَبِکَلِمَاتِکَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَھَا فَاِنْ
قَضَیْتَ لِیْ فِیْ رَحِمِھَا شَیْئًا فَاجْعَلْہُ مُسْلِمًا سَوِیًّا وَلَا تَجْعَلْہُ شِرْکَ شَیْطَانٍ
بیس بعد اس دعا کی پڑہنے کے موزہ اوسکی پانونسے باہر کرے اور دونو پاؤں اوسکی ایک
طرف مین دہووے اور اوس پانی کو دروازہ سے گہر کی انتہائی مکان تک چہڑکا دے کہ دہو

عورت ساتھ ہے وز تک اجتناب کرے کھانے سے دودھ اور سرکہ اور دھنیا اور لہسن اور سیب ترش
کی اور جان کہ مکروہ ہے زفاف شب چہار شنبہ اور تحت الشعاع میں اور جن دنوں میں کہ ماہتاب
عقرب میں ہو اور واجب ہے کہ چوتھے مہینے ایک مرتبہ اپنی عورت سے جماع کرے اور اگر مرد
ایک عورت رکھتا ہو تو اوسکو چاہئے کہ ہر چہار شبوں میں ایک شب اوسکی ساتھ سووے اور اگر دو
عورتیں رکھتا ہو تو ایک ایک شب دونوں کی ساتھ سووے اور باقی شبوں میں اختیار رکھے جہان
چاہے سووے اور اگر تین عورتیں رکھتا ہو تو ایک ایک شب تینوں کی ساتھ سووے اور ایک شب میں
مختار ہے اور اگر چار عورتیں رکھتا ہو تو چار شبوں میں ایک ایک شب چاروں کی ساتھ سووے
اور جب مرد سفر میں ہو تو یہ حکم ساقط ہے اور حرام ہے جماع حالت حیض اور نفاس
اور بنابر احتیاط استحاضہ میں اگر غسل نکیا ہو واسطے نماز کے اور احرام اور تنگی وقت
نماز اور مسجد اور روزہ ماہ رمضان اور روزۂ نذر معین میں اور روزہ غیر معین میں
خلاف ہے اور شب رمضان وسوقت کہ بقدر جماع اور غسل کے شب باقی نہ ہو اور اوس
حالت میں کہ کوئی شخص اپنی عورت سے کہے کہ پشت تیری مثل میری ماں کی پشت کے ہے قبل دینے
کفارہ کے اور کفارہ اسکا ایک بندہ آزاد کرنا ہے اور اگر اسسے عاجز ہو تو دو مہینے پی درپے
روزہ رکھے اور اگر اسسے بھی عاجز ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا دے اور جب کہ قبل نو سال کے وطی کرے اوسکا
فرج اور دبر عورت کی ایک ہو جاے اور اوس شب میں کہ جسمیں نوبت دوسری عورت کی ہو بے
اذن اوس عورت کی بنابر قول بعضے علماکی اور جسوقت کہ عورت تصرف میں نہ آئے
ہو اور بچا کہ شوہر جماع واسطے لینے مہر کے اور اوس عورت سے کہ عاجز ہو دخول کرنے

شوہر سے بسبب اپنے بیماری یا بزرگی آلت شوہر کی اور عورت کے دبر مین بقول بعضے علما
اور سوا ان صورتون کو اور بہی صورتین ہین کہ بلحاظ اختصار حال رسالہ کا مقتضی
انکی بیان کا نہین ہی اور سنت ہی جماع شب دوشنبہ اور شب سہ شنبہ اور شب
پنجشنبہ اور شب جمعہ خصوصًا بعد نماز عشا اور وقت زوال روز پنجشنبہ اور بعد عصر
روز جمعہ اور شب اول رمضان مین اور سنت ہے کہ جب خول کرے پہلے بسم اللہ الرحمن
الرحیم کہے تا شیطان شریک جماع نہو اور وقت دخول یہہ دعا بہی منقول ہی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ اور مکروہ
ہی جماع شب عید فطر اور شب عید قربان اور شب نصف در آخر شعبان اور اول
ماہ اور درمیان ماہ اور آخر ماہ مین اور جس روز جاہے کہ سفر مین جاے کہ دوری اوسکی تین شب
و روز کی ہو اور اول شب جو سفر مین ہو اور جس شب کہ سفر سے آیا ہو اور جس روز مین
کہ آفتاب و جس شب مین کہ ماہتاب کو گہن لگا ہو اور وقت چلنے ہوا سیاہ یا سرخ یا
زرد کے اور وقت زلزلہ کی اور برہنہ اور رو بقبلہ اور پشت بقبلہ اور رو بآفتاب بدون
پردہ اور استادہ اور کشتی مین اور بعد احتلام بدون وضو اور صبحکو قبل طلوع آفتاب
کی اور وقت طلوع آفتاب کے جو وقت آفتاب زرد ہو اور بعد ظہر کے اور آخر روز مین
جو وقت آفتاب زرد ہو اور بعد غروب آفتاب قبل زوال شفق اور اول ساعت شب مین اور
درمیان اذان اور اقامت کے اور سقف پر اور زیر آسمان اور زن حاملہ بدون وضو
کے اور جس گہر مین کہ کوئی دوسرا ہو اگرچہ لڑکا ہو جب احتمال مطلع ہونیکا ہو

اور اس روش سے کہ عورت کی پشت مرد کیطرف ہو ظاہرا مضائقہ نہین ہے اور
جسوقت کہ پانی غسل کے لیے نہو اور بعضے حرام جانتے ہین اور باکرہ متمتع بہا ہے اور
زن حرام زادہ سے اور قبل ادا کل یا بعض مہر کے اور بعد بند ہونے خون حیض اور
نفاس اور قبل غسل کے اور بعضے اسکو حرام جانتے ہین اور وقت سیری معدہ اور
زیر درخت میوہ دار اور دوسری عورت کے یاد اور خواہش مین اور شب چہارشنبہ اور
تحت الشعاع اور حالت خضاب مین اور اجتناب کرنا چاہیے قرآن پڑہنے سے بعد جنب ہونیکے
ایسی حالت مین کہ جامہ خواب مین عورت کے ساتھ اور وقت نزدیکی کے کلام نکرے
اور فرج زن کیطرف نظر نہ کرے اور مرد اور عورت دونون ایک کپڑے سے منی پاک
نکرین کہ باعث عداوت ہے اور انگوٹھی وغیرہ کو کہ اوسپر نام خدا اور سورہ قرآن
اور دعا کندہ ہون وقت جماع نکال رکھے اور قبل مرغوب کرنے عورت کے نزدیک جائے بلکہ پہلے اسکے
ساتھ دست بازی اور خوش طبعی کرے اور منی کو باہر فرج کے نہ گرادے بے اذن عورت کے
ہرگاہ منکوحہ بنکاح دائمی ہو اور بعضے علما اسکو حرام جانتے ہین اور درمیان دو عورتین
آزاد کے نہ سوے اور جب چاہے جماع کرے تعجیل نہ کرے کہ عورتونکو کام رہتے ہین اور جب
مرد کو فراغ ہو مباشرت سے بانزال تو مستحب ہے کہ مفارقت نہ کرے عورت سے تا وقتیکہ
اوسکا مطلب حاصل نہو اور عورت کو برہنہ کرکے بدن جماع لذت حاصل ہو اور ساتھ
انگشت کے ساتھ بازی کرنا اور بوسہ لینا مضائقہ نہین ہے اور حالت حیض و نفاس
مین درمیان ناف اور زانو کے متمتع نہو اور جب کسی عورت کو دیکھے اور خوش اسکو آوے چاہیے کہ اوسی

اپنی عورت سے جماع کرے اور اگر کسیکو حرارت غالب ہو تو اپنی عورت سے جماع کرے اور اگر
بعد غسل کے نیت کیے اور قبل غسل مس میت کی جماع کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے اور بعد اوسکی
جماع کرے **فائدہ دوسرا حقوق شوہر اور زن مین حقوق شوہر** پس جان کہ کلینی علیہ الرحمہ
نے کتاب کافی مین ائمہ سے روایت کی ہے کہ عورت شوہر کی اطاعت کرے اور بے رضا اوسکی
کوئی کام نہ کرے اور اوسکی مال سے تصدق نہ کرے مگر باذن اوسکی اور روزہ سنتی نہ رکھے
مگر باذن اوسکی اور اوسکو جماع سے منع نہ کرے ہر چند پشت یا لان شتر پر ہو بلکہ اپنی کو
لباس فاخرہ اور خوشبو سے آراستہ کرے اور ہر صبح و شام اپنی تئین اوسے دیکھائے اور گھر سے
باہر نہ جائے مگر برخصت اوسکی اور اگر بدون رخصت اوسکی باہر جاوے تو لعنت کرتے ہین اوسپر
ملائکہ زمین اور ملائکہ آسمان اور ملائکہ غضب الٰہی اور ملائکہ رحمت الٰہی جبتک کہ گھر کو
پہرے اور ایسا نکرے کہ شوہر ایک شب بھی اوسپر خشمناک ہو ہر چند حق شوہر کا نہو اسواسطے
کہ جو عورت کہ شوہر اوسکا اوسپر خشمناک ہو نماز اوسکی مقبول درگاہ الٰہی نہین اور مقبول یہ ہے
کہ عورت اپنی مال سے بھی کوئی چیز بے رخصت شوہر کے نہ کرے مگر حج یا زکوٰۃ یا نیکی ساتھ
اپنی ماں باپ کے یا صلہ اور احسان ساتھ عزیزوں کے اور ایک حدیث مین ہے کہ بدترین
تمہاری عورتون مین وہ عورت ہے کہ اپنی قوم مین ذلیل ہو اور شوہر پر غالب ہو اور لڑکا نہ جنے
اور کینہ ور ہو اور اعمال بد سے پروا نہ کرے اور جب شوہر غائب ہو زینت کرے اور اپنی کو
مردونکو دیکھاوے اور جب شوہر اوسکا آوے اپنی کو چھپاوے اور بات کو اوسکی نہ سنے اور
اطاعت اوسکی نہ کرے اور جب شوہر ساتھ اوسکی خلوت کرے مانند شتر سنہ کے منع کرے

اوس چیز سی کہ شوہر اوسکی ساتھ ارادہ رکھتا ہی اور عذر کو اوسکی قبول کرے اور تقصیر سی اوسکی درگذر نہ کری اور حضرت رسول ؐ نی فرمایا کہ اگر حکم کرتا مین کہ کوئی واسطے غیر خدا کی سجدہ کری ہر آئینہ کہتا مین کہ عورتین واسطے شوہرونکی سجدہ کرین لیکن حقوق زن پس جان کہ جو خدمت کہ زیادہ حد قدرت اوسکی ہو اوسکو نکلوا دے اور تحریش نہو کتاب کافی مین منقول ہی کہ اوسکو نفقہ دی اور لباس دے اور جو گناہ از رو نادانستگی کی اوسی ظہور مین آوی اوسکو بخشے اور نفقہ مین ایسا کری کہ ہر مہینہ مین کم سی کم دو دفعہ گوشت اور ہفتہ دفعہ روغن کہلاوی اور میوونسی کہ تازہ بہم پہونچی واسطے اوسکے لاوی اور عیدونمین اور جمعونمین ایسا کری کہ کہانا اوسکا دوسرے روزونکی کہانیکی چیزونسے بہتر ہو اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت پہول ہے خدمتگار نہین ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ اپنا کوئی راز عورت سے نہ کہو اور اگر بہیا قربا کی حق مین کچھہ کہین تو اسمین انکا کہنا نہ مانو اور جناب امیر المومنین ع نی فرمایا کہ جو مرد کہ اپنی کامونکو عورت کی تدبیر پر رکہی وہ ملعون ہے اور اوس جناب نے حضرت امام حسن ع سی وصیت فرمائی کہ زنہار مشورت عورتونکی ساتھ نکرے کہ رائے اونکی ضعیف اور عزم اونکا سست ہے فقط اس جگہہ ختم کیا مینے اس رسالہ کو روز جمعہ ۲ ماہ شوال سنہ ۱۲ ہجریہ مین اور حمد اور شکر کرتا ہون مین پروردگار کا اپنی اور درود بہیجتا ہون مین سردار انبیا جناب محمد مصطفےؐ اور اوسکی آل پاک پر

صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین

فقط

در تزویج

اور تزویج سے بنابر مشہور متعدی جانب مفعول ثانی ساتھ کلمہ مین کے ہوتا ہی لغت
مین متعدی بنفسہ وارد ہی چنانچہ قرآن مجید مین بہی وارد ہوا مثل قولہ تعالی أُرِیدُ
أَنْ أُنْکِحَکَ إِحْدَی ابْنَتَیَّ اور مثل قولہ تعالی زَوَّجْنَاکَهَا اور دوسری آیہ مین
لفظ تزویج متعدی ساتھ باکے بہی وارد ہوا مثل قولہ تعالی وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِینٍ اور
کمال رعایت احتیاط یہہ ہی کہ ساتھ ان سب وجوہ کی صیغہ کو جاری کری اگرچہ اقوی یہہ ہی
کہ ساتھ ایک کے ان وجوہ سے کفایت کر سکتا ہی صیغ العقود **مسئلہ** بمقتضاے آیات مزبورہ
تقدم مرد کو ہی عورت پر اور مشہور عکس ہے لیکن اقوی جواز دونونکا اور اکتفا ساتھ ایک کے
ہی اگرچہ اولی رعایت دونونکی ہی صیغ العقود **مسئلہ** اگر مراد یہہ ہو کہ بلفظ انکحت
نکاح کو واقع کرتا ہون نہین حین تلفظ مین نہ زمان آیندہ مین یہہ معنی انشا رہی
صیغ العقود **مسئلہ** برعایت وقف اور وصل کی وجہ صحیح پر صیغونمین ہو اصح
مین اجری کرنا چاہیے بنابر احتیاط صیغ العقود **مسئلہ** عجم بین الفاظ مرکبہ شائع اور
متعارف ہین مثل محمد حسین و محمد علی کی اگر چاہی کہ ذکر اسم ناکح یا منکوحہ کا کری پس چاہیے
رعایت ترکیب کو بقانون ادب کے کری پس محمد حسین و محمد علی ساتھ فتح دال کی دریاکی دوسرے
نام مین کہے اور ہر ایک مرد اور عورت سی کہ حاضر ہون وقت عقد مین اگر وکیل بعوض نام کی بذات
اشارہ کری بہتر ہی صیغ العقود **مسئلہ** احوط یہہ ہے کہ ایک نفر ایجاب اور قبول دو امر
متعہ مین جاری نہ کری بلکہ دو نفر پڑہین اور اگر ایسے جگہہ ہو کہ ممکن نہو دو نفر اجرا صیغہ
کرین انشاء اللہ ضرر نہین رکھتا اکتفا ساتھ ایک نفر کے ایجاب و قبول مین ساتھ اس

اسطرح کہ شوہر کہی اوسوقت مین کہ وکیل ہو عورت کی طرف سی مَتَّعتُ نَفسَ مُوَکِّلَتِی
لِنَفسِی فِی المُدَّۃِ المَعلُومَۃِ بِالمَبلَغِ المَعلُومِ بعد اوسکے مرد خود ہی بلا فاصلہ
کہے قَبِلتُ لِنَفسِی ھٰکَذَا اگرچہ احوط یہ ہے کہ اولاً عورت اور مرد صیغہ کو
فارسی مین باہم پڑہین اور بعد اسکے جو کہ عربی مین عارف ساتہہ صیغہ کی ہوا
دوسری کو کہ عارف نہین ہے قالب لفظ کو تعلیم کرے اور صیغہ کو جاری کرین اور
بعد اوسکی ایکدفعہ اور بہی وہ شخص کہ عارف ہی بطریق مذکور خود ایجاب اور قبول کو
جاری کری عربی مین صیغ العقود **مسئلہ** عقد نکاح اور متعہ مین احوط بلکہ اقوی عبارت
عربی کی ہی باامکان اور جائز نہین ہی بغیر عربی کے مگر صورت تعذر مین صیغ العقود
مسئلہ حرام ہی زمان حیض مین وطی کرنا حائض مین باساتہہ علم حیض کے لیکن
مقدار کفارہ غیر کنیز لیس اول حیض مین ایک دینار ہے کہ عبارت ہی ایک اشرفی
مجیدہ نخودی سے کہ ایک مثقال شرعی ہے اور وسط حیض مین نصف اشرفی
ہی اور آخر مین ربع اشرفی اور اقوی یہ ہے کہ قیمت کافی ہے خصوص وسط اور
آخر مین رسالہ سوال و جواب **مسئلہ** شرط ہی کہ طلاق دینے والا عاقل اور بالغ
اور باختیار اور باقصد ہو اور صورت حیض یا نفاس مین نہو اگر شوہر اوسکا
حاضر یا حکم حاضر مین ہو اور زوجہ دائمی ہو اور طہر غیر مواقعت ہو اور دو عادل کی
حضور مین طلاق واقع ہو اور صیغہ عربی مین ہو اور چاہیے کہ طلاق معلق نہو ایسے
شرط پر کہ ممکن ہو وقوع اور عدم وقوع اوسکا مثل قدوم مسافر اور مطلق نہو صفت

مطلوبة الحصول پر شمل طلوع آفتاب سراج العباد **مسئلہ** عورت کو

جس طہر مین طلاق دین بعد اس طہر کے تین حیض دیکھے یعنے ساتھہ دیکھنے

تیسرے حیض کے عدہ اوسکا گذر جاتا ہے اور عدہ وفات کا چار مہینے

دس روز ہین سراج العباد **مسئلہ** صیغہ طلاق کو ساتھہ

شرائط کے شوہر کہے زَوْجَتِی طَالِقٌ یا وکیل کہے زَوْجَۃُ

مُوَکِّلِی طَالِقٌ کفایت کرتا ہے سراج العباد **مسئلہ**

مرد اپنی زوجہ منقطعہ سے کہے مدت کو تیری بخشا مینے

یا کہے وَهَبْتُ مُدَّتَكِ کفایت کرتا ہے اور

احوط قبول زوجہ ہے ✤ تمام ہوئی

تمامے بعون اللہ العالم الہادی

الحمد للہ والسلام

علے عبادہ

الصالحین

۱۵۱ ۱۵۱

تمت

تمام شد بتاریخ ۱۸ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق

۱۳ ماہ جنوری ۱۸۸۷ع باہتمام سید عابد علی واقع لکھنو محلہ وزیرگنج